انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

نشان رسالت

محمدی معسکر لباب الفاظ در آمد رمضان ہجری
در مطبع واقع بنگلور طبع بہ اہتمام ماہ فی سنہ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الاحد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد والصلوة والسلام علی من بشر به عیسی بان یاتی من بعده اسمه احمد وعلی آله وصحبه الی الابد

امابعد معلوم کیجیے کہ ہمارے پیغمبر کریم علیه الصلوة والتسلیم وہ جناب ہے کہ جسکی اولوالعزمیت وختمیت کا آفتاب پیش آدم تا این ہنگام عالم غیب وشہادت پر تابان و درخشان ہے - اور آپکی رسالت ونبوت کا سراج منیر جو ازل میں سراپا روشن ہوا از ان عالم نور تا این دم کمون وظہور لمعان ونور افشان ہے - از آدم تا عیسی ابن مریم سارے انبیاء ومرسلین اسی نور سے رسالت ونبوت کے مشعل روشن کرلیئے - اور آپکی بشارتیں دیتے گئے - جو کہ باخبر وذی بصر ہیں اس سے دانا وبینا ہیں - لیکن وے لوگ جو تیرہ درون وبیخبر کور باطن وبی بصر کہ جنکے دل ران اندود وزنگ آلودہ ہیں - اور جو کہ ظلمت پسند خفاش پیوند شپرک سیرت موش رنگ صفت اور مصداق صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ فہم لا یُبصرون ہیں سو اس آفتاب پر تنویر وسراج منیر کی چمک ودمک انکے چشم دل کو بہاتی نہیں - اور نظر آتی نہیں سوا ازین جہلا ان دنوں چند کالے کرسچن ہندوستان میں نکلے ہیں گوروں سے مل کے رنگ بدلے ہیں چاہتے ہیں کہ اس آفتاب عالمتاب کو اپنے پردہ چشم سے ڈہانپے - اور اس چراغ ازدا فروز کو منہ سے پہونک کے بجھاوے - یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون - بناء علیہ اکثر اہل علم وحکمت ہندوستان نے ان احول چشموں کے لیے جو

ع ایک شی دو نظر آتی ہے بہ چشم احول

نسخۂ کحل الجواہر توحید لکھہ بھیجے ہیں اور علما وحکمای بنگالہ نے ان مجروحان تیر وسنان کفر وطغیان کے لیے نسخۂ مرہم کافور تصدیق رسالت یعنی آیۂ صبح صادق وہ مرہم الملقب بہ منشور روانہ کیا کرتے ہیں -

ع صبح صادق مرہم کافور دارد در بغل

چنانچہ حبر متین فاضل بے عدیل دافع ظلمت کفر وضلالت - روشن ساز رواق اثبات توحید ورسالت چراغ دین محمدی مولوی چراغ علی صاحب لکھنوی دام فیضہ نے بھی ان ہی گرفتاران ظلمت ضلالت کے بمقابلہ ایک چراغ آسمانی چمکایا ہے - اور سید المرسلین کی بشارت رسالت کے بہ نسبت تحریفات اہل کتاب وغلطیات کتب اصل زبان عبرانی کہہ سنایا ہے - یعنے اس باب میں ایک تازہ مضمون لکھا ہے - اور از راہ مجادلہ بہ برہان قاطع منکر کو منقطع عن الحجة کیا ہے سو یہاں سے آغاز کیا جاتا ہے - والله هو الهادی

الی سواء السبیل

"انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا"

(مزمل)

توریت مقدس کے سفر دباریم مین اک نبی کی بشارت حضرت موسیٰ نے

اس طرح بیان فرمائی

נָבִיא מִקִּרְבְּךָ מֵאַחֶיךָ כָּמֹנִי יָקִים

לְךָ יְהוָה אֱלֹהֶיךָ אֵלָיו תִּשְׁמָעוּן

ترجمہ

"اک نبی تیری درمیان سے تیرے بھائیون مین سے تیری مانند قایم کریگا خدا

خداوند تیرا تم اوسکو سنیو" (استثنا ۱۸ پسوق ۱۵)

یہ گفتگو تو حضرت موسیٰ کی بنی اسرائیل سے تھی

مگر وہ خاص خطاب ایزدی جو حضرت موسیٰ کو وحی ہوا یہ ہے

נָבִיא אָקִים לָהֶם מִקֶּרֶב אֲחֵיהֶם כָּמוֹךָ

ترجمہ

"اک نبی قایم کرونگا مین اونکے لئے اونکی بھائیون مین سے تیری مانند"

ایضا پسوق ۱۸

ان دونون عبارتون مین دو اختلاف عبارت پائے جاتی ہین

حضرت موسیٰ کے کلام مین یہ عبارت زیادہ ہے "تیری درمیان سے"

۲ حضرت موسیٰ کے کلام مین ضمیر واحد مخاطب ہی اور خدا کے قول مین ضمیر جمع غایب

چونکہ کاتبوں کی غلطیوں سے توریت کے نسخون مین بہت سے

اختلافِ عبارت پیدا ہو گئی ہین پس اسی وجہ سے یہان بھی اختلاف پایا جاتا ہی۔

اب ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ اِن دونون اختلاف مین صحیح عبارت کونسی ہی

اور جب ہم اُس عبارت کو صحیح قرار دے لینگے تب دیکھینگے کہ یہ بشارت کس نبی کی ہی

پہلے اختلاف عبارت پر بنظر غور و تحقیق دیکھنے سے معلوم ہوا کہ در

اصل کوئی ایسا جملہ یا لفظ نہین ہی جسکا ترجمہ "تیرے درمیان سے" کیا جاوے

بلکہ صرف اس جملہ مین "تیرے بھائیون مین سے" מקרב אחיך دو حرف

یعنے כ خ۔ اور מ م۔ کاتب کی غلطی سے بڑھ گئی اور اسی وجہ سے

اس جملہ کی یہ صورت ہو گئی מקרבך מאחיך ورنہ دراصل وہی

عبارت اصلی ہی "تیرے بھائیون مین سے" اُسکی ثبوت مین ۳ دلیلین ہین

۱ پطرس حواری کے کلام مین یہی عبارت ۱۵ پسوق کی نقل ہوئی ہی اسمین یہ

فقرہ "تیرے درمیان سے" نہین ہے دیکھو اعمال $\frac{۳}{۲۲}$

Προφητην ὑμιν αναστησει Κυριος ὁ Θεος

ὑμων εκ των αδελφων ὑμων ὡς εμε·

αυτου ακουσεσθε —

یعنے "تمہارے لیے قایم کریگا خداوند خدا تمہارا تمہارے بھائیون مین سے اک نبی میری مانند تم اسکی سنیو۔

۲ استیفان حواری نے بھی اسی ۱۵ پسوق کو نقل کیا مگر اسمین بھی یہ فقرہ متنازعہ
"تیرے ہی درمیان سے" نہین ہی اسکی عبارت بجنسہ یہ ہے
دیکھو اعمال ۳ ب ۲۲
ἐκ τῶν ἀδελφῶν ὑμῶν ὡς
(ترجمہ لفظی) — از برادران شما

ان دونون سندون سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریون کے زمانہ مین جو نسخے توریت کے
تھے اُنمین ایسا اختلاف نہین تھا اگر تھا تو حواریون نے معتبر اور صحیح نسخونکا استعمال کیا

۳ توریت مقدس کا سب سے قدیم اور پُرانا ترجمہ یونانی جو سپٹوا رجنٹ -
(سبعین) کہلاتا ہی اُسمین بھی اسی پندرہوین پسوق کے ترجمہ مین یہ جملہ
"تیری درمیان سے" نہین ہے اسکی عبارت یہ ہی
"Προφήτην ἐκ τῶν ἀδελφῶν σου ὡς ἐμὲ
ἀναστήσει σοι Κύριος ὁ Θεός σου αὐτοῦ
ἀκούσεσθε

ترجمہ اک نبی تیرے بھائیون مین سے تیری مانند قایم کریگا خداوند خدا تیرا - اُسکی تم سُنیو
اب خیال کیجیے کہ یونانی ترجمہ جسمین وہ فقرا "تیری بھائیون مین سے" نہین ہے اک پرانا اور معتبر
ترجمہ ہی جو مسیح سے تخمیناً ۳ سو برس پیشتر لکھا گیا - اس سے صاف ثابت ہے کہ مسیح
سے تخمیناً ۳ سو برس پیشتر تک یہ فقرا توریت کے متن مین داخل نہین ہوا تھا

اس ترجمہ کی مختصر کیفیت اعتبار و صحت کی یہ ہے (۱) ۲۸۵ قبل عیسوی مین اسکندریہ مین یہودی کاہنونکی صدر
جماعت صندریم کے شرکت اور اہتمام سے ترجمہ کیا گیا اور مدت تک یعنی نہایت تہ

تب تک اہل کتاب کی یہی رائے تھی کہ یہ ترجمہ الہام سے ہوا تھا

(۲) حواریون نے اپنی تصنیفات مین اس ترجمہ سے اکثر نقل واقتباس کیا بلکہ اصل عبری سے مخالفت کرکے اُسیکو ترجیح دی ہے (۳) خصوصاً پولوس مقدس نے اپنی جملہ رسایل مین اُسی سے نقل وسند لی ہی اور تخمیناً ۹۰ مقام پر اسیکی عبارت نقل کی ہے (۴) مملکت مصر اور کنعان کے یہودیون مین یہی ترجمہ درس وتدریس مین تہا - اور فلو اور یوسیفس علماء یہود نے اسی ترجمہ سے سند لی ہے (۵) مسیح زمانہ سے پندرہ سو برس تک تمام عیسائی مشایخ اور خادمان کلیسا یونانی اور لاطن مین یہی ترجمہ بجای کلام الہی کے تہا - وہ عموماً عبرانی نہین سمجھتے تھے اسیکو صحیح الاصل مانتے تھے چنانچہ مسیحی مشایخ مین سے کریزاسٹم اور تہوم دورس نے اسی کی تفسیر لکھی اتہاناسیس نازی ان زن اور بیسل نے اسی سے مسایل اخذ کیے اور سیپرن امبروس اگستائن اور گریگوری نے اسی سے ہدایت پائی

(۶) عموماً سب ترجمے توریت کے اسی ترجمہ سے لیے گئے مثلاً اطالیہ ولگٹ حبشی قبطی گوتہک ارمنی سیلوفی عربی وغیرہ اصل مین اسی سے ترجمہ ہوئے تھے گو اُنمین اصلاح وترمیم تطبیق کے نظر سے ہوئی ہو - بہرحال اس ترجمہ کا مسیح سے تخمیناً ۳ سو برس قبل ترجمہ ہونا اور یہود کا کئے سو برس تک قبول کرنا اور عیسایون کا پندرا سو برس تک اسی کو بجاے اصل کے [illegible] کی قدامت قدیمہ واعتبار ثابت کرتا ہی اور جب اُسمین وہ فقرا

ہمین ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسوقت کی توریت کے نسخون مین یہ زیادتی
جواب حال کے نسخون مین پائی جاتی ہی نہین ہوئی تھی۔

جبکہ ان دلیلون سے ثابت ہوا کہ یہ مضمون "تیری درمیان سی" اصل اور صحیح نہین ہے تو اب عبرانی مین ان دو حرفون כ (خ) اور ם (م) کا بڑھ جانا اسطرح ممکن تھا کہ کاتبونکی غفلت سے عبرانی نسخہ مین حرفونکی کمی بیشی سے اور اصل بدل بہت ہوگیا خصوصاً رسم کسطودس لی ارم سے دو اک حرف کا بڑھ جانا بہت آسان تھا اور کاتبونکی عدم محافظت اور یونانی ترجمہ کے رواج سے عبرانی کی عدم شہرت غلطی کی پھیل جانے کا باعث ہوئی کاتبون کا دستور تھا کہ کسی عبرانی لفظ کو کتاب مین منقطع نہین کرتے تھے اور آخر سطر مین جگہہ بھی خالی نہین چھوڑتے تھے ان دونون باتونکے تقاضے سے وہ لوگ آخر سطر مین جبکہ پورا لفظ لکھنے کی گنجایش نہوتی تھی اک دو حرف زاید لکھا کرتے تھے اور ایسے حروف متمم السطور کہلاتے تھے مگر بعضی ناواقف کاتب اور نادان نقل نویس ان زاید اور فضول حرفونکو جو محض تسوید بیاض کے لئے لکھے جاتے تھے اصلی حروف اور کسی کلمہ کا جزو سمجھکر الفاظ اصلی مین شامل کر لیتے تھے پس یہان بھی ایسا ہوا کہ آخر سطر مین מִקֶּרֶב כ کے بعد אַחֶיךָ (یا כם کے لکھنے کے پورے لفظ کی گنجایش نہ تھی تو اسی دو حرف כ اور ם زاید لکھدی مگر اور کاتبونے نکو جزو لفظ سمجھکر عبارت مین داخل کر لیا اور پھر غلطی پھیل چلی چنانچہ

ین بھی اسی وجہ سے "اُنکے واسطے" کا لفظ زاید ہو گیا تھا
ڈاکٹر جوزف انگس صاحب مسیحی مذہب کے بڑے فاضل جلیل اختلاف عبارت
کی اسباب مین لکھتے مین In the Old Testament
times the copyist never divide a word, nor
did they leave, at the end of lines any
vacant space, and hence they often
filled up the line with some favorite
letter, or with the initials of the
next word, which were of course re-
peated in the following line
"For them" in Isa 35. 1. is
an example.

Dr. Joseph Angus
Bible hand-Book
Para 83 - Part I.

یعنے "عہد عتیق کے نسخون مین کاتبون کا دستور تھا کہ لفظ کے حصے نہین کرتے تھے
اور سطرون کے آخر مین خالی جگہہ چھوڑتے تھے اور اسلیے وہ لوگ سطر کو

کسی حرف سے پورا کر دیتے تھے یا دوسرے لفظ کا اول حرف لکھہ دیتے تھے
اور پھر اسکو دوسری سطر مین دوہرلتے تھے اشعیا ۳۴ مین
دو لکھے لئے" اسکی اک مثال ہے

(کتاب وجزہ بیبل حصہ اول دفعہ ۸۳)

اختلاف دوم ۱۸ پسوق مین تو جمع کے صیغہ سے صاف لکھا ہے کہ
وہ انکی بھائیون مین سے " مگر حضرت موسیٰ اسکو یا کسی خاص اسرائیلی سے
خطاب کر کے فرمایا یا کل قوم کو مجازاً فرد واحد قرار دیکے واحد کا صیغہ
ولے مگر حواریون کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۵ پسوق مین بھی
مخاطبون کے حق مین جمع کا صیغہ ہے — Προφήτην ὑμῖν
(نبی تمہارے لیئے) اور ἐκ τῶν ἀδελφῶν ὑμῶν
(تمہاری بہائیومین سے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے اسی اور زیادہ
صحیح نسخہ سے نقل کیا ہے - اور درحقیقت جمع کے صیغہ سے کل بنی اسرائیل
سے خطاب ہوا تھا پس اس تحقیقات سے ان دونون اختلاف عبارتون مین
۱۵ آیت صحیح قرار پائے اور درحقیقت اصلی بشارت جو حضرت موسیٰ نے عین
کلام الٰہی نقل کیا ہی تھی נָבִיא
אָקִים לָהֶם מִקֶּרֶב אֲחֵיהֶם כָּמוֹךָ

اب جبکہ اس بشارت کے الفاظ کی تحقیق ہو چکی تو ہم دیکھتے ہین کہ یہہ کس نبی کی بشارت ہے

اور چونکہ علمائے اسلام نے اس بحث مین بہت کچھ تحریر فرمایا ہے خصوصاً جناب [illegible] مولوی سید علی محمد صاحب مجتہد العصر نے اسمین بحث فرمائی ہے اور میر المعقد [illegible] اس تحریر سے صرف انہین الفاظ کی تحقیق تھی اب ہم اس بشارت کی مصداق مین دو مقام پر مختصر تقریر کرینگے -

مقام اول - بھائیون کے معنے ہین

ابراہیمؑ

اسمٰعیلؑ	اسحاقؑ	بنی قطورہ
قیدار وغیرہ	عیشاو	اسرائیلؑ
بنی قیدار وغیرہ	بنی عیشاو	بنی اسرائیل

یہ چارون قومین باہم بھائی ہین - انمین خصوصاً اسمٰعیل و اسحاق کی اولاد اور عیشاو اسرائیل پر باہم بھائی ہونیکا اطلاق اربع عبریہ مین کئی جگہ آیا ہے

(۱) حضرت اسمٰعیل کی نسبت کہا گیا על פני כל אחיו [illegible]
یعنے اپنے سب بھائیونکے سامنے سکونت کریگا (پیدایش ۱۶/۱۲)

(۲) پھر کہا ہے על פני כל אחיו נפל (پیدایش ۲۵/۱۸)
یعنے اپنے سب بھائیونکے سامنے مرگیا -

(۳) حضرت موسیٰ نے [illegible] شاہ کے پاس جو بنی عیشاو تھا جاسوس بھیجے تو کہلا بھیجا کہ تیرا بھائی اسرائیل [illegible] ך ישראל آتا ہے (یشعیاہ [illegible])

(۴) استثنا ۲/۴ مین بنی عیشاد کو بنی اسرائیل کا بھائی کہا گیا ہے אֲחֵיכֶם
בני עשו "تمھارے بھائی بنی عیشاد"

(۵) ایضاً ۲/۸ אחיכם בני עשו "تمھارے بھائی بنی عیشاد"

(۶) پھر استثنا ۲۳/۷ לא תתעב אדמי כי אחיך
הוא
"ادومی سے نفرت نہ کر کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے"

(۷) صحیفہ عبدیا پسوق ۱۰ מחמס אחיך יעקב

اسمین بھی عیشاد کو اسرائیل کا بھائی کہا ہے

پس ان مقامات سے ثابت ہوا کہ اربع عبرانیہ کے محاورات مین "بھائیون" کے لفظ سے
خاص قوم اسرائیل ہی مراد نہین ہو سکتی غیر بنی اسرائیل ہے جو کہ اولاد ابراہیم سے ہین در حقیقت
انکے بھائی مین اور پادری فنڈر صاحب کا ایسا دعوی کرنا کہ "تیری بھائیونمین"
یہ اک توریت کے عام مشہور اصطلاح ہے جس سے بنی اسرائیل ہی کی قوم مراد ہے
غلط پایا گیا۔ علاوہ ازین مفرد کے صیغہ سے جو کسی خاص بنی اسرائیل کے
خطاب مین کہا گیا وہان مشکل ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم کو اس خطاب سے جدا کر دیا جاوے
استثنا ۱۵/۱۷ مگر یہان تو گفتگو ۔ "انکی بھائیون" ۔ پر ہی جو کہ کل قوم
بنی اسرائیل سے کہا گیا بس انکی بھائی غیر ہونے چاہین اور اگر تیرے
بھائیونمین سے قوم بنی اسرائیل ہی کے بصیغہ واحد مجازاً کہا جاوے تب بھی دشوار ہی کہ اسکو
بنی اسرائیل سے مخصوص کیا جاوے استثنا ۱۵/۱ اور ۲۳/۷ مین بھی بنی عیشاد اولاد اسمٰعیل

وابناء بنی قطورا اصل مین بنو اسرائیل کو ان لوگون سے بیگانگی اور جدائی تھی اور بعض گروہ انکو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے اسلئے ان مقامات مین انکی حقمین سفارش کی گئی ہے کہ ان اپنے بھائیون سے بدسلوکی نکرنا ۔ (دیکھو استثنا ۲۳ باب ۷)

اب ہم ان چارون قومونکو دیکھتے مین (۱) کہ آیا بنی اسرائیل کے بھائیون سے ابناء بنی قطورا مراد ہو سکتے ہین؟ مگر توریت مین کسیطرح کا کوئی وعدہ برکت دیجانی یا بڑی قوم بنائی جائیگا ان لوگون سے نہین ہوا (۲) آیا بنی عیساؤ مراد ہین مگر انکی برکت چہین گئی اور کوئی دعا ازدیاد نسل یا وعدہ برومندی کا انسے نہین ہوا (۳) آیا بنی اسرائیل مراد ہین؟ مگر قطع نظر اس سے کہ کل قوم کے حقمین بصیغہ جمع خطاب ہے جس سے انکی غیر مراد ہوتے جائین ۔ اسی ابع عبریم سے یہ خبر صاف ملی ہے کہ بنی اسرائیل مین کوئی نبی مثل موسیٰ نہین ہوا (استثنا ۳۴ باب ۱۰)

וְלֹא־קָם נָבִיא עוֹד בְּיִשְׂרָאֵל כְּמֹשֶׁה

یعنے ”بنی اسرائیل مین پر کوئی نبی مثل موسیٰ قایم نہین ہوا“

یہ عبارت ہرچند موسیٰ کے آخری باب مین ہے مگر عزرا نبی کا کلام ہے جو بنی اسرائیل مین سے نبیونکے ہوجانیکے بعد اور عنقریب سلسلہ نبوت ختم ہوجانے پر مسیح کے ۴۵۰ برس قبل کہا گیا ۔ ہرچند یہود کے نزدیک ملاکے نبی پر اسرائیل کی نبوت ختم ہوتی ہے مگر عزرا اور ملاکی قریب العہد تھی حتیٰ کہ بعض نے ان دونون کو ایک ہی نبی قرار دیا ہے (۴) بالآخر کیا بنی اسرائیل کے بھائیون سے اولاد بنی اسمٰعیل مراد ہے

بیشک ایسا ہی ہی کیونکہ اسمٰعیل کے حق مین خدا نے ویسا ہی وعدہ اور عہد برکت دیجانے نسل ثمرآور
برومند کرنے اور اک بڑی قوم بنانے کا کیا تھا (پیدائش ۲۰/۱۷ و ۲۰/۲۱ ۱۸) جیسا کہ اسحاق
سے (۱۲/۱۲ و ۱۳) و یعقوب سے کیا تہا (۳۵/۱۱) ان دونون بزرگون یعنے اسمٰعیل و اسحاق سے
جو وعدہ ہوا تہا اسکی منشا اور حیثیت ایک ہی سی تہی پس وہ برکت الٰہی جسکے وجہ سے
اسحاق کی اولاد مین نبوت قایم رہی اسیکا مقتضا یہ ہی کہ اولاد اسماعیل سے بہی نبی قایم کیا
جاوے اور اسکا نشان یہ بتلایا گیا کہ وہ مثل موسیٰ ہوگا

اولاد اسماعیل مین نسل نبی قیدار سے (جو اسرائیلیون کے بہائی تہے) جناب پیغمبر محمد رسول
اللہ موسیٰ کے مانند اک نبی ہوئے۔ انکی مناسبت اور مشابہت حضرت موسیٰ سے واقعی
قطعی اور یقینی ہی حضرت موسیٰ کے رسالت کا منشأ اصلی یہ تہا کہ اک قوم بے شریعت
کو اک آدمی کی عبودیت سے نکال کے ایک بڑی قوم خدا کو پہچاننے والی بنادین اور
احکام الٰہی انکی دینی اور دنیوی امور کے اصلاح کی انکو پہونچا دین جسکا اثر انہین
ایسا ہوا کہ اک مدت دراز تک وہ قوم مجتمع اور خداپرست باشوکت و اقبال رہی۔
ایسے ہی جناب پیغمبر صلعم نے عرب کے اُمّی قوم اور بت پرستونکو جہالت اور بت پرستی سے
چہڑا کے اک پکّی موحد قوم اور صاحب کتاب و حکمہ بنا دیا۔ تمام قوم جو شرک اور توہمات
کے ظلمات مین پڑے تہے وہ خداپرستی اور معرفت الٰہی کی بلند چوٹیون پر جا پہونچی
اور پہر یہ اصلاح اور تدبیران لوگونمین ہمیشہ مُستمر اور دایم رہی۔ ان دونون اولی العزم
پیغمبرون نے احکام الٰہی کے تبلیغ اور اپنی قوم اور امت کی اصلاح و تہذیب اور

ملک کے تدبیر مین بہت وقتین اور مشکلین اٹھائین اور عرصہ دراز تک مخالفون سے ایذ
اٹھائے اور خدا کی نام کی بزرگی اور اسکی کام کی حمایت مین سرگرم تھے غرض یہ دونون
بزرگ ٹھیک ٹھیک اپنی خدا کے بندے رسول پیغمبر اور اپنی امت کے نبی مصلح قاضی حاکم
اور امیر جیش تھے اور روحانی جسمانی اور دینی دنیاوی امور مین اک دوسرے کے شفیق اور مثنیٰ
برخلاف حضرت عیسی کے کہ انکی مشابہت اور نسبت حضرت موسیٰ سے جو عیسائی
بیان کرتے ہین وہ فرضی اور ذہنی اور غیر واقعی یا امور جزئی مین ہے اور وہ نسبتین
محض اعتقادی ہین جنکا خارج مین وجود اور موجودات مین اثر نہین ہے - وہ اک
مسکین نبی واعظ اپنی قوم مین غیر مقبول موسیٰ کی شریعت پر چلنے والی
انسی برس دوڈہائی اک مین کب ایسی کارہاے نمایان ہو سکے اور
کسقدر خدا کے نام کی بزرگی اور جلال انکی ذات سے ظاہر ہوا کس ناخدا پرست
اور مشرک قوم کو اونہون نے خدا پرست اور موحد بنا دیا جسقدر دور وگشت مین
انسی بنی اسرائیل مین مرید ہو سکے انسے زیادہ تو یہودی ربیون نے
غیر قوم اور بے شریعت لوگون مین مرید کرلئے

تمام شد

اشتہار

واضح ہو کہ یہہ عجالۂ رابعہ و رسالۂ نافعہ جو تصنیف جلیل فاضل بےمثیل جبرئیل یگانۂ دوران فہامۂ زمان
جناب مولانا مولوی چراغ علی صاحب ادام اللہ فیضہ ہے سو سکرٹری انجمن اسلامی بنگلور و مہتمم منشور محمدی
منشی محمد قاسم صاحب غم کے پاس جو مصنف نے روانہ کیا تھا سو انہون نے زمرۂ احباب
بنگلور کے تحویل کیا بندۂ ضعیف محمد عبد المجیب سکرٹری کتبخانہ و ناظم زمرۂ احباب نے بصرف زر
مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور مین حلیۂ طبع سے آراستہ کروایا اور اسکی قیمت فی
[illegible] پائی مقرر کی گئی ہے جسکو مطلوب ہو [illegible] زمرۂ احباب سے بنام عاصی طلب
کرین - اور جس کسی نے کوئی رسالہ و کتاب منفعت [illegible] و رفاہیت عام تصنیف کی ہو اگر
ہمارے پاس روانہ کرین بعد پسند ہونے اسکے طبع کروائی جاویگی - اور جو کتاب
ہمارے کارخانے سے طبع کروائی جاویگی کارخانہائے انجمن و سوسائیٹیون کو از جانب
زمرہ ہدیہ دی جائیگی

العبد محمد عبد المجیب

باعث ثبت مہر زمرۂ احباب

جو کتاب مہر زمرہ احباب سے معرا ہو قابل خرید نہین کہ اندیشۂ سرقت سے
بعید نہین